السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوااوراس نے یہ وصیت کی کہ اس کے ایک گھرکی آمدنی سے اس کی طرف سے ہرسال قربانی اورحج کیا جائے اوراگرہرسال ممکن نہ ہوتودوسرے سال کرلیا جائےاوراگرآمدنی قربانی اورحج کے خراجات سے زیادہ ہوتواسے نیکی کے دوسرے کاموں پرخرچ کردیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ کیاصیت کے مطابق حج کرنالازم ہے؟حج کرنے والے توبہت لیکن دل مطمئن نہیں ہوتاکہ اس نے صحیح حج کیا ہے یامادی منفعت کے حصول کے لے ،لہذاکیا یہ افضل نہیں ہے کہ اس مال کوحج کی بجائے دیگرنیک کاموں مثلا مسجدوں کے بنانے وغیرہ کےلئے صرف کردیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واجب یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وصیت کے مطابق ہی عمل کیاجائےاورپھرحج بھی تقرب الہی کے حصول کاایک ذریعہ ہے لہذاوکیل کوچاہیئے کہ وہ کوشش کرکے ایسے آدمی کوحج پربھیجے جوبظاہرنیک اورمتقی معلوم ہوتاہواوراس کا مقصد حصول مال نہ ہوبلکہ وہ تقرب الہی کے حصول کےلئےحج کرنا چاہتاہو،دلوں کے بھیداللہ تعالی ہی جانتا ہے اوروہ انہی کے مطابق بدلہ دے گا۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]()

صفحہ331

محدث فتویٰ